

اپنی باری سے پہلے

اپنی سمت تلاش کرنے اور کام شروع کرنے کی کہانی



انیل شہزاد
اردو ایڈیشن اکتوبر ۲۰۲۶

اس کہانی کے بارے میں

یہ حمزہ کی کہانی ہے۔ اسے کام چاہیے، گھر میں اپنا حصہ نبھانا ہے اور یہ بھی سمجھنا ہے کہ وہ کس کام کی ذمہ داری لے سکتا ہے۔ وہ ایک تعارف کا منتظر ہے، جبکہ اس کے سامنے روزمرہ کے چند ایسے کام پڑے ہیں جنہیں اس نے ابھی غور سے نہیں دیکھا۔

اس کتاب کے کردار اور واقعات فرضی ہیں۔ ان کے نتائج ملازمت یا آمدن کی ضمانت نہیں، اور کہانی میں دیا گیا معاوضہ تجویز کردہ شرح نہیں۔

فہرست

حصہ اول سمت کی تلاش

- ۱ نیلی فائل..... ۴
۲ سفید استری..... ۷
۳ اصل کام کا سوال..... ۱۰
۴ آخری تاریخ والا اشتہار..... ۱۲

حصہ دوم کام کی مشق

- ۵ بیس رسیدوں کی مشق..... ۱۴
۶ مشترک لیپ ٹاپ..... ۱۶
۷ سبز خانے میں سات..... ۱۹
۸ کاؤنٹر کی دوسری طرف..... ۲۱

حصہ سوم لوگوں کے درمیان کام

- ۹ تصویر کے باہر..... ۲۳
۱۰ پانچ دن کا کام..... ۲۵
۱۱ کاغذ کی واپسی..... ۲۸
۱۲ بس کے اڈے تک..... ۳۰
۳۲ ذرا اپنے بارے میں سوچیے.....
۳۳ کورس یا ملازمت کا فیصلہ کرنے سے پہلے.....
۳۶ حوالے اور مزید مطالعہ.....

حصہ اول سمت کی تلاش

باب ۱

نیلی فائل

شادی ہال کے باہر حمزہ نے اپنے جوتے کی نوک رومال سے صاف کی۔ اندر جانے سے پہلے اس نے فون دیکھا۔ کوئی نیا پیغام نہیں تھا، حالاں کہ ابھی تک کسی نے پیغام بھیجنے کا وعدہ بھی نہیں کیا تھا۔ چھبیس برس کی عمر میں اسے اس طرح فون دیکھنے کی عادت پڑ گئی تھی، جیسے اگلا دروازہ اسی چھوٹی سی سکریں میں کھلنا ہو۔

اس کے والد راشد صاحب تحفے کا لفافہ اندرونی جیب میں رکھ رہے تھے۔ امی نے مریم کے دوپٹے کا ایک سرادرست کیا تو اس نے آہستگی سے ہٹا دیا۔ «امی، ٹھیک ہے۔ فائل سنبھالیں، نیچے لگ رہی ہے۔» حمزہ کے ہاتھ میں ایک نیلی فائل تھی۔ اس میں اس کی تعلیمی اسناد کی نقول اور سوانحی خاکے کے پانچ پرنت تھے۔ چچا نے کہا تھا کہ سلمان سے ملاقات ہو تو ساتھ لے آنا۔

ہال میں گوشت کی بھاپ اور تیز خوشبو گھلی ہوئی تھی۔ ایک میز پر بیٹھنے سے پہلے ہی کسی نے پوچھ لیا، «اور بھئی، آج کل کہاں ہو؟» حمزہ نے کرسی کی پشت پکڑی رکھی۔ «ابو کے ساتھ دکان پر بھی ہوتا ہوں، کچھ درخواستیں بھی دی ہیں۔» سوال کرنے والے نے پوری بات نہیں سنی۔ وہ اپنے بیٹے کے نئے دفتر کا راستہ بتانے لگے تھے۔ راشد صاحب نے ویٹر سے پانی مانگا۔

حمزہ کو ان کا پانی مانگنا بھی اپنی طرف سے توجہ ہٹانے کی کوشش لگا۔ وہ جانتا تھا یہ ضروری نہیں کہ ایسا ہی ہو، مگر اس وقت ہر حرکت کا مطلب اس کے کام سے نکل رہا تھا۔ سامنے ایک کزن نے فون سے تصویریں بنا رہا تھا۔ بلال کی صبح لگائی ہوئی تصویر اسے یاد آئی: شیشے کی دیوار، کافی کا کپ، گلے میں دفتر کا کارڈ۔ اس نے جیب میں اپنا فون الٹا کر لیا۔

سلمان کھانے سے ذرا پہلے آیا۔ وہ دو لوگوں سے ہاتھ ملاتا ہوا حمزہ تک پہنچا اور نیلی فائل دیکھ کر بولا، «ہاں، یاد ہے۔ ہمارے جاننے والے کے ہاں بندہ چاہیے تھا۔ تم مجھے کل یاد کر دینا، پوچھ لیتا ہوں۔» حمزہ نے فوراً فائل کھولی۔ سلمان نے کاغذ نکالنے سے روک دیا۔ «ابھی رکھو، واٹس ایپ پر بھیج دینا۔ یہاں گم ہو جائے گا۔»

«کام کس قسم کا ہے؟» حمزہ نے پوچھا۔ اتنے میں ایک بزرگ نے سلمان کو آواز دی۔ «دفتر والا ہی سمجھو۔ پہلے بات تو کر لوں۔» وہ چلا گیا۔ حمزہ نے فائل بند کی اور میز پر بیٹھتے ہوئے پہلی بار سکون سے سانس لیا۔ اسے ابھی ملازمت نہیں ملی تھی، لیکن اگلے دو دن کے لیے ایک جواب مل گیا تھا۔ کوئی پوچھتا تو وہ کہہ سکتا تھا کہ بات چل رہی ہے۔

واپسی پر موٹر سائیکلوں کے ہارنوں میں مریم نے کہا، «کل مجھے دوپہر میں لیپ ٹاپ چاہیے۔ میری پیش کش تیار نہیں ہوئی۔» حمزہ نے بے دھیانی سے ہاں کہہ دی۔ وہ سلمان کو بھیجنے کے لیے پیغام لکھ رہا تھا۔ تین مرتبہ اس نے «آپ کی مہربانی ہوگی» لکھا، تین مرتبہ مٹایا۔ آخر مختصر تعارف اور فائل بھیج دی۔ جواب میں ایک انگوٹھے کا نشان آیا۔

اگلے دن دکان پر ایک پنکھے کی تار کھولتے ہوئے اس نے فون شیشے کے کاؤنٹر پر رکھا۔ والد نے پیچوں کی چھوٹی بیالی اس کے قریب کر دی۔ «یہ الگ رکھنا، پچھلی بار بڑے چھوٹے مل گئے تھے۔» حمزہ نے دو پیچ بیالی میں ڈالے، پھر روشن ہوتی سکرین دیکھی۔ وہ موبائل پیکیج کا اشتہار تھا۔ راشد صاحب نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا، پھر سامنے کھڑے گاہک کی طرف متوجہ ہو گئے۔

دوسری دوپہر سلمان کا جواب نہیں آیا۔ حمزہ نے لیپ ٹاپ پر ایک اور درخواست کھولی، مگر عہدے کی تفصیل پڑھنے کے بجائے سلمان کی کمپنی تلاش کرنے لگا۔ مریم ساتھ والی کرسی پر اپنی کاپی لیے بیٹھی رہی۔ دس منٹ بعد اس نے گھڑی سامنے رکھی۔ «میرا وقت ہو گیا ہے۔» حمزہ نے کہا، «بس ایک کام۔» مریم نے کاپی بند کر دی۔ «تمہارا بس ایک کام کبھی ختم نہیں ہوتا۔»

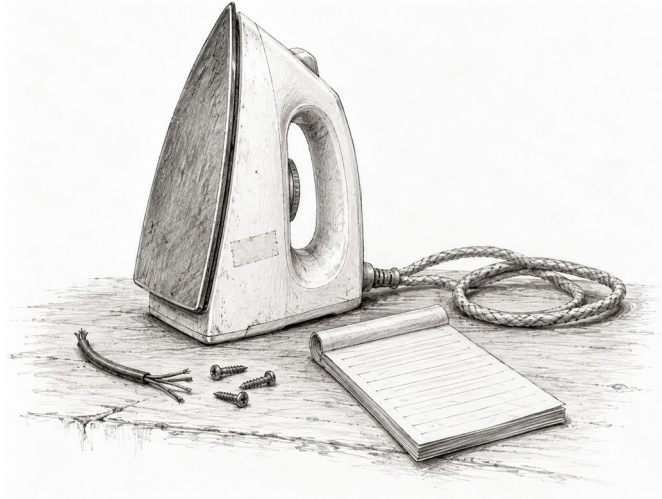
اپنی باری سے پہلے

رات کو امی نے پوچھا کہ سلمان سے بات ہوئی۔ حمزہ نے روٹی کا ٹکڑا توڑتے ہوئے کہا، «مصرف ہوگا۔» والد نے دکان کے کرائے کی رسید پلیٹ سے دور کی۔ «ہو سکتا ہے۔ صبح ذرا جلدی آجانا، دو استریاں پڑی ہیں۔» حمزہ کو دل چاہا کہ کہے وہ ہمیشہ دکان پر نہیں بیٹھنا چاہتا۔ پھر اسے خیال آیا کہ والد نے ہمیشہ کے لیے کہا بھی نہیں تھا۔ انہوں نے صرف صبح آنے کو کہا تھا۔

تیسرے دن وہ معمول سے پہلے پہنچ گیا۔ دکان کا آدھا شٹر اٹھا تھا۔ کاؤنٹر پر زرد رنگ کی رسیدوں والی گڈی پڑی تھی، جس کے ہر ورق کے نیچے نقل بنانے والا باریک کاغذ لگا تھا۔ ایک صفحے پر نام کے بغیر صرف «سفید والی» لکھا تھا۔ حمزہ نے اسے سیدھا کیا۔ اسی وقت باہر ایک عورت نے تھیلا کاؤنٹر پر رکھا اور کہا، «مجھے وہ دوسری استری دکھائیے۔ یہ میری نہیں ہے۔»

باب ۲

سفید استری



عورت نے استری تھیلے سے نکالی اور ہتھیلی اس کی پشت کے اوپر روک دی۔ «میری تار یہاں سے بندھی ہوئی تھی۔ اس میں تو نئی تار لگی ہے۔» راشد صاحب نے عینک اوپر کی اور استری گھما کر دیکھی۔ حمزہ کو دونوں سفید استریاں ایک جیسی یاد تھیں۔ ایک پچھلے پیر آئی تھی، دوسری شاید منگل کو۔ زرد گڈی میں تاریخ کے سامنے سیاہی پھیلی ہوئی تھی۔

«رضیہ آبا، آپ دوپہر تک چھوڑ جائیں، دیکھ لیتے ہیں۔» والد نے کہا۔ انہوں نے تھیلے کا منہ دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا۔ «کل بھی دوپہر کہا تھا۔ کپڑے سل کر پڑے ہیں، استری کے بغیر گاہک کو کیا دوں؟» ان کی آواز بلند نہیں تھی۔ اسی لیے حمزہ کو جواب کی تاخیر اور زیادہ محسوس ہوئی۔ اس نے گڈی کھولی۔ ایک ورق پر «سفید والی، تار» اور دوسرے پر «گرم نہیں» لکھا تھا۔ کسی پر ماڈل نہیں تھا۔

سامنے والے شیلف سے دوسری استری اتارتے ہوئے حمزہ نے نیچے چپکی چھوٹی سی سرخ پٹی دیکھی۔ رضیہ آبانے فوراً کہا، «یہ میری ہے۔» نشان میں نے لگایا تھا۔ مگر اس کی مرمت ابھی باقی تھی۔ درست استری غلط خانے میں رکھ دی گئی تھی، اور تیار والی غلط شخص کو دے دی گئی تھی۔ والد

خاموشی سے اسے کام کی میز پر لے گئے۔ حمزہ نے پہلی مرتبہ دیکھا کہ ایک مختصر لفظ کی کمی کتنی گفتگو بڑھا سکتی ہے۔

اس نے رضیہ آپا سے پوچھا کہ ان کا کام کس وقت تک رک سکتا ہے۔ «رک تو پہلے ہی گیا ہے۔ پانچ بجے کپڑے لینے آنا ہے کسی نے۔» حمزہ کہنے لگا کہ چار بجے استری مل جائے گی، مگر والد نے ہاتھ اٹھا دیا۔ «پہلے خرابی دیکھ لوں۔» اسے اپنی زبان جلدی چل جانے پر شرمندگی ہوئی۔ دس منٹ بعد والد نے بتایا کہ پرزہ موجود ہے، تین بجے تک کام ہو سکتا ہے۔ وہ تین بجے کا وقت لکھ کر گڈی کا اوپر والا ورق انہیں دینے لگا۔

«اس پر میرا نام بھی لکھ دو۔» انہوں نے کہا۔ حمزہ نے نام، آج کی تاریخ، استری کی سرخ پٹی اور وعدہ کیا گیا وقت لکھا۔ نقل پر لکھائی ہلکی آئی تو اس نے قلم دوبارہ چلایا۔ رضیہ آپا جاتے ہوئے بولیں، «مجھے آنے سے پہلے بتا دینا۔ دکان چھوڑ کر آتی ہوں۔» ان کے نکلنے کے بعد والد نے گڈی ہاتھ میں لی۔ «اب سب پر اتنا لکھنے لگے تو مرمت کب کریں گے؟»

حمزہ نے لمبی تقریر کے بجائے کاؤنٹر سے تین پڑی ہوئی چیزیں سامنے رکھ دیں: ایک پنکھا، چھوٹا بلینڈر اور کالے ہینڈل والی استری۔ وہ الگ الگ پہچانی جاسکتی تھیں۔ مشکل یہ تھی کہ ان میں سے کس کی قیمت بتائی جا چکی تھی، کس کی اجازت باقی تھی اور کون سی چیز واپس جانی تھی۔ والد کو سب یاد تھا، مگر انہیں ہر بار اوزار چھوڑ کر جواب دینا پڑ رہا تھا۔

حمزہ نے ایک کاغذ پر تین خانے بنائے۔ والد نے قلم لے کر «قیمت» کی جگہ «اندازہ بتایا؟» لکھ دیا۔ «قیمت تو پرزہ کھولنے کے بعد بدلے بھی گی۔ پہلے پوچھنا پڑتا ہے۔» حمزہ نے سر ہلایا۔ یہ لفظ اس نے سوچا نہیں تھا۔ پھر والد نے بلینڈر واپس رکھ دیا۔ «اسے ابھی نہ چھیڑنا۔ مالک نے کہا تھا اگلے ہفتے فون کروں گا۔» کاغذ پر ایک مزید حالت شامل ہو گئی۔

دوپہر کو ایک لڑکا پنکھا لینے آیا۔ اس کے پاس رسید نہیں تھی اور وہ مالک کا نام بھی پورا نہیں جانتا تھا۔ حمزہ کو پہلی بار اپنے لکھے ہوئے اشاروں سے فائدہ ہوا، لیکن صرف اشاروں کی بنیاد پر پنکھا دینے سے رک گیا۔ والد نے متعلقہ گاہک سے تصدیق کی، تب پنکھا حوالے ہوا۔ لڑکے نے جاتے ہوئے پوچھا، «بھائی، بل کہاں ہے؟» حمزہ نے زرد ورق پھاڑا تو نیچے اس کی نقل بچی رہی۔

اپنی باری سے پہلے

تین بج کر دس منٹ پر رضیہ آپا کی استری تیار ہوئی۔ والد نے جانچ مکمل کی، پھر حمزہ نے انہیں اطلاع دی۔ وہ آئیں تو پہلے استری دیکھی، پھر رسید۔ «اگلی بار پہچان والا نشان شروع میں لکھ لینا۔» حمزہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، «جی۔» معذرت والد نے کی۔ اس غلطی میں صرف کاغذ کا قصور نہیں تھا، اور کاغذ اسے مٹا بھی نہیں سکتا تھا۔

دکان بند ہونے پر راشد صاحب نے کاؤنٹر پر پھیلے کاغذ سمیٹے۔ انہوں نے نئی ترتیب کی تعریف نہیں کی، مگر حمزہ سے کہا، «کل ذرا ان دو چیزوں کا بھی لکھ دینا۔ مجھے بار بار یاد کرنا پڑتا ہے۔» گھر جا کر حمزہ نے لیپ ٹاپ کھولنے سے پہلے مریم کا وقت پوچھا۔ انتظار میں اس نے زرد گڈی کا ایک خالی ورق میز پر رکھا اور استری کی جگہ مشق کے لیے ایک پنکھے کی تفصیل لکھی۔

باب ۳

اصل کام کا سوال

فرح کی دکان میں کاغذ کاٹنے والی مشین چل رہی تھی۔ حمزہ نے اپنا سوال مشین کے رکنے تک روکے رکھا۔ گھر سے نکلتے وقت اس نے سوچا تھا کہ پوچھے گا، آج کل کون سا کام اچھا ہے۔ یہاں دیوار کے ساتھ شادی کے کارڈوں کے ڈبے، کاؤنٹر پر اسکول کی کاپیاں اور فرح کے سامنے تین نامکمل آرڈر دیکھ کر سوال کچھ اور ہو گیا۔

»آپ کو کس کام میں زیادہ وقت لگ جاتا ہے؟« اس نے پوچھا۔

فرح نے اوپر دیکھے بغیر کہا، »اس وقت تمہارے سوال میں۔ یہ کاغذ پکڑو، ہوا میں اڑ رہا ہے۔«
حمزہ نے کاغذ تھاما۔ وہ دکان میں اپنے والد کے بل چھپوانے آیا کرتا تھا، مگر کبھی دس منٹ سے زیادہ نہیں رکا تھا۔ آج وہ مشین کے برابر کھڑا رہا۔ ایک گاہک نے کارڈ میں نام کی غلطی بتائی۔ دوسرے نے فون پر تعداد بدلی۔ فرح نے فون رکھا تو سامنے پڑی پرچی پر پرانی تعداد کاٹ کر نئی لکھی اور اپنے کاریگر عدنان کو دکھائی۔

»یہ تبدیلی چھپائی سے پہلے پہنچ جائے تو دس منٹ، بعد میں پہنچے تو پورا کام دوبارہ،« اس نے کہا۔ »تم کیا سیکھنا چاہتے ہو؟«

حمزہ نے اپنی تیار کی ہوئی بات کہی۔ »دکانوں کے کام کا حساب کمپیوٹر پر رکھنا۔«
»پیسوں کا حساب؟«

»وہ بھی۔ آرڈر بھی۔«

»پیسے غلط ہوئے تو کون سمجھے گا؟ تمہیں حساب داری آتی ہے؟«

اپنی باری سے پہلے

حمزہ نے مانا کہ اس نے باقاعدہ حساب داری نہیں سیکھی تھی۔ فرح نے ایک خالی پرچی اس کے سامنے رکھی۔ »مجھے ابھی یہ جاننا ہے کہ جمعات کو کیا دینا ہے اور کس کی منظوری باقی ہے۔ تم پہلے اس کو سمجھ لو۔«

وہ اسے کوئی ملازمت پیش نہیں کر رہی تھی۔ کاغذ سمیٹتے ہوئے اس نے صاف کہا کہ تجربہ کار مددگار رکھنے کے پیسے بھی اس مہینے مشکل سے نکل رہے ہیں۔ حمزہ نے جیب سے چھوٹی کاپی نکالی اور دو سوال لکھے: کام کون درج کرے گا، اور تبدیلی کس وقت درج ہوگی؟

واپسی پر وہ اپنے پرانے ہم جماعت عمران سے ملا، جو ایک گودام میں کام کرتا تھا۔ عمران نے اسے روزانہ کی فہرست دکھانے کے بجائے بتایا کہ اس کے بیشتر وقت کا مصرف کیا ہے۔ سامان گننا، فرق ڈھونڈنا، اور فرق ملے تو متعلقہ آدمی سے پوچھنا۔ »صرف کمپیوٹر چلانا کافی نہیں،« اس نے کہا۔ »کل میں نے بارہ ڈبے خود دوبارہ گنے تھے۔«

رات کو حمزہ نے مریم کے سامنے دونوں گفتگوئیں سنائیں۔ اسے امید تھی وہ کہے گی کہ اس نے اپنی سمت ڈھونڈ لی ہے۔ مریم نے پوچھا، »تمہیں یہ کام پسند آیا یا بس لگا کہ گھر کے قریب مل جائے گا؟«

»دونوں باتیں ہو سکتی ہیں۔«

»ہاں۔ پھر دونوں لکھو۔« اس نے اپنا چارجر سمیٹا۔ »اور میرا لیپ ٹاپ کا وقت بھی لکھو۔ میری جمعہ کو پیش کش ہے۔ تم شروع کرو گے تو میری تیاری بند نہیں ہو سکتی۔«

حمزہ نے کاغذ پر لکھا کہ اسے الجھی ہوئی بات ترتیب دینا اچھا لگتا ہے۔ وہ غلطی ڈھونڈنے میں وقت لگا سکتا ہے، مگر بار بار ایک ہی چیز درج کرنا اسے اکتا دیتا ہے۔ نیچے اس نے عمران کی بارہ ڈبوں والی بات لکھ دی۔ یہ حصہ بھی اسی کام کا تھا۔

اس رات اس نے کسی نئے کورس کا نام تلاش نہیں کیا۔ اپنے والد سے صرف اتنا پوچھا کہ اگلے دو ہفتے، دکان بند ہونے سے پہلے، وہ آدھا گھنٹہ کاغذی ترتیب آزما سکتا ہے یا نہیں۔ والد نے گھڑی دیکھی۔

»گاہک کھڑا ہو تو پہلے اسے دیکھنا۔ باقی بیٹھ جانا۔«

باب ۲

آخری تاریخ والا اشتہار

اشتہار میں بولنے والے شخص نے اتنی تیزی سے اسکرین بدلیں کہ حمزہ کو ہر تصویر اچھی لگی، مگر کسی تصویر کا کام پوری طرح سمجھ نہیں آیا۔ آخر میں ایک بڑی رقم نمودار ہوئی۔ نیچے کسی سابق طالب علم کا نام تھا۔ آواز نے کہا کہ اگلا گروپ آج بند ہو رہا ہے۔

حمزہ نے داخلے کا صفحہ کھولا۔ فیس اس کی جمع کی ہوئی رقم سے کچھ کم تھی۔ اس نے ذہن میں باقی رقم سے سفر اور انٹرنیٹ کا خرچ نکالنے کی کوشش کی، پھر حساب چھوڑ دیا۔ اگر کام جلد مل گیا تو یہ سب نکل آئے گا۔ یہی خیال اتنا آرام دہ تھا کہ وہ اسے دوبارہ سوچنا چاہتا تھا۔

صبح بلال کا پیغام آیا۔ اسی پروگرام کا رابطہ تھا۔ حمزہ نے پوچھا، «تم نے کیا ہے؟»
«نہیں، ایک جاننے والا کروا رہا ہے۔ تم داخلہ لو گے تو مجھے بھی حوالہ دینے کا کچھ ملے گا۔ پہلے تفصیل دیکھ لینا۔»

حمزہ کو اچھا لگا کہ بلال نے یہ بات خود بتا دی۔ اس نے اشتہار دوبارہ دیکھا، اس مرتبہ آواز بند کر کے۔ نصاب میں کتنی نام تھے، مگر یہ نہیں لکھا تھا کہ طالب علم خود کون سا کام مکمل کرے گا اور اسے کون جانچے گا۔ اس نے سوال بھیج دیا۔ جواب میں پہلے رعایت کی آخری تاریخ آئی، پھر ایک تعریفی ویڈیو۔ دوپہر کو فرح نے اس کا فون لے کر صرف رقم کے نیچے لکھی چھوٹی عبارت پڑھی۔ «یہ آمدن ہے یا نفع؟ کتنے مہینوں کی؟»

«نہیں بتایا۔»

«تو ابھی معلوم نہیں۔» اس نے فون واپس کیا۔ «میں یہ نہیں کہہ رہی کہ کورس خراب ہے۔ مجھے اس سے فیصلہ کرنے جتنی بات نہیں مل رہی۔»

حمزہ نے پھر پیغام لکھا۔ فیس کے علاوہ کون سا سافٹ ویئر چاہیے؟ مشق پر رائے کون دے گا؟ سبق سمجھ نہ آئے تو سوال کہاں پوچھیں؟ داخلہ واپس لینے کی تحریری شرط کیا ہے؟ شام کو ایک جواب آیا جس میں کچھ باتیں واضح تھیں۔ مہنگا سافٹ ویئر ضروری نہیں تھا، مگر براہ راست مشق کی جانچ فیس میں شامل نہیں تھی۔ اس کے لیے الگ گروپ تھا۔ رقم واپس کرنے کی شرط اسے اپنے وقت کے لحاظ سے مناسب نہیں لگی۔

وہ دیر تک جواب دیکھتا رہا۔ اشتہار کا جوش اترنے پر اسے افسوس ہوا، جیسے کسی تقریب کا دروازہ بند ہو گیا ہو۔ اس نے سوچا، شاید وہ ہر موقع میں خرابی نکال کر بیٹھا رہنا چاہتا ہے۔ اسی شام عمران نے اسے ایک بنیادی سبق کا رابطہ بھیجا۔ »یہ دیکھو۔ پہلے ایک شیٹ خود بنا لو، پھر پتہ چلے گا کون سا حصہ سیکھنا ہے۔«

حمزہ نے پہلے سبق کے بعد ویڈیو روک دی۔ مشق کے لیے پانچ کام درج کیے۔ تاریخ والے خانے میں ہر بار ایک ہی صورت نہیں آرہی تھی۔ آدھے گھنٹے بعد اسے معلوم ہوا کہ اسے اشتہار میں دکھائی جانے والی کئی چیزوں سے پہلے یہ معمولی کام سیکھنا ہے۔

اس نے داخلے کا صفحہ بند کر دیا۔ اسے اپنی رقم بچ جانے کی خوشی تھی، مگر اس نے کورس کے خلاف کسی کو پیغام نہیں بھیجا۔ وہ اس کی پوری حقیقت جاننے کا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا۔ اپنی کاپی میں صرف اپنے فیصلے کی وجہ لکھی: اس وقت اسے ابتدائی مشق اور اس کی جانچ چاہیے، پیشکش میں یہ دونوں اس کے خرچ کے اندر واضح نہیں ہیں۔

رات کو بلال نے پوچھا، »کیا بنا؟«

»اس میں داخلہ نہیں لیا۔ ایک چھوٹا کام آزما رہا ہوں۔«

بلال نے ہنستا ہوا پیغام بھیجا، »مجھے بھی دکھانا۔ شاید میرے خرچ کا حساب تم ہی بنا دو۔« حمزہ مسکرایا۔ اسے ابھی کسی اور کے پیسوں کا حساب اپنے ہاتھ میں نہیں لینا تھا۔

حصہ دوم کام کی مشق

باب ۵

بیس رسیدوں کی مشق

پہلے دن حمزہ نے اپنی فائل کا نام مکمل نظام رکھا۔ دوسرے دن اس میں چھ مختلف صفحات تھے۔ تیسرے دن اسے یاد نہیں رہا کہ واپسی کی تاریخ کہاں درج کی تھی۔ مریم نے اس کی اسکرین دیکھی اور پوچھا، «یہ تمہارا دو ہفتے والا کام ہے؟»

«ہاں، بس اس میں کچھ اور چیزیں بھی آگئی ہیں۔»

«وہ خود آئی ہیں؟»

اس نے جواب نہیں دیا۔ نئے خانے بنانا اسے اصل غلطیاں درست کرنے سے زیادہ اچھا لگ رہا تھا۔ اس نے فائل بند کی اور زرد گڈی کا ایک خالی ورق سامنے رکھا۔ اسے دکان میں ضرورت کیوں پڑی تھی؟ چیز کس کی ہے، کیا ہونا ہے، کس بات کی اجازت باقی ہے اور کب دینا ہے۔ ان سوالوں کے ساتھ اس کی پہلی فائل خاصی بڑی نظر آئی۔

اس نے ایک نئے ورق پر مرمت کے بیس اندراجات کی مشق طے کی۔ ہر کام کو الگ نمبر دینا تھا۔ کسی اصل گاہک کا نام، فون یا پتہ شامل نہیں کرنا تھا۔ کام کی چار حالتیں رکھیں: جانچ باقی، اجازت باقی، کام جاری، وصولی کے لیے تیار۔ دو ہفتے بعد اسے فہرست سے جواب نکال کر دکھانا تھا کہ کون سا کام کس حالت میں ہے۔

والد نے اس کی مشق والی فہرست میں ایک پنکھے کے سامنے لکھا ہوا لفظ دیکھا۔ «یہ کام جاری کیسے ہے؟ مالک نے پرزے کی قیمت منظور نہیں کی۔»

حمزہ نے حالت بدل دی۔ پھر اسے خیال آیا کہ صرف غلطی درست کر دینے سے کام ختم نہیں ہوگا۔ اگر یہی غلطی دوبارہ ہوئی تو کون روکے گا؟ اس نے ایک چھوٹی سی ہدایت لکھی کہ اجازت باقی ہو تو کام شروع نہ دکھایا جائے۔ والد نے کہا کہ کبھی اجازت فون پر بھی ملتی ہے۔ اس کے لیے تاریخ اور مختصر نوٹ چاہیے۔

شام تک ایک مسئلہ اور نکلا۔ اس نے مشق میں ایک اور صورت رکھی: ایک شخص استری لے گیا اور پھر خرابی کی شکایت کے ساتھ واپس لے آیا۔ حمزہ نے اسے نیا کام بنا دیا۔ اب اس کی فہرست میں ایک ہی چیز دو مرتبہ تھی اور دونوں مختلف حالت میں۔ وہ دیر تک سوچتا رہا کہ پرانا اندراج مٹا دے۔ پھر اس نے واپس آنے کی تاریخ الگ درج کی اور پہلے کام کا نمبر قائم رکھا۔ اسے ابھی اس طریقے کی جانچ کرانی تھی۔

اگلے دن وہ عمران کے پاس خالی ہاتھ جانے کے بجائے تین چھپے ہوئے صفحات لے گیا۔ عمران نے پہلا سوال کیا، «اگر کوئی نمبر دوبارہ لکھ دے؟»

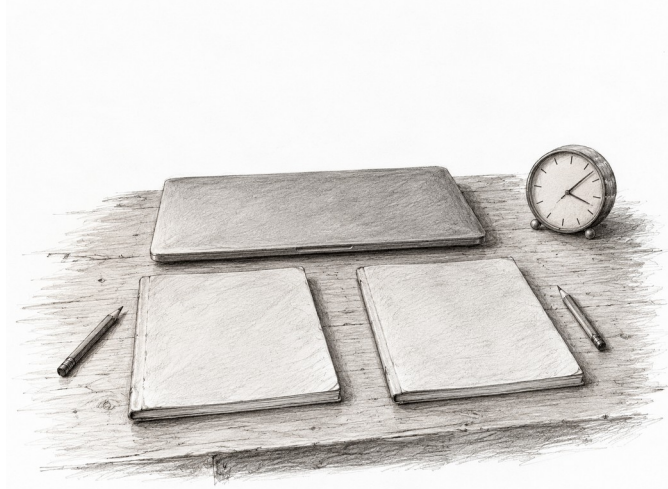
حمزہ نے فوراً جواب دینے کے لیے منہ کھولا، پھر کاغذ میں وہی نمبر تلاش کرنے لگا۔ دو جگہ ایک نمبر تھا۔ اس نے مشق بناتے ہوئے خود غلطی کی تھی۔ عمران نے قلم میز پر رکھا۔ «اچھا ہوا ابھی ہوئی۔ مجھے سب سے خوب صورت صفحہ مت دکھاؤ، وہ دکھاؤ جس میں شک ہے۔»

واپسی پر حمزہ نے پورے کام کو دوبارہ بنانے کا ارادہ نہیں کیا۔ اس نے صرف تین مسئلے لکھے۔ نمبر دوبارہ نہ آئے۔ واپس آنے والی چیز الگ پہچانی جائے۔ خالی تاریخ کا مطلب صاف ہو۔ اس دن ویڈیو صرف اتنی دیکھی جتنی پہلے مسئلے کے لیے ضروری تھی۔

رات کو اس نے فائل کا نام بدلا: مرمت کی بیس مشقی مثالیں۔ نام کچھ چھوٹا محسوس ہوا، لیکن صبح اسے کام کھولتے ہی معلوم تھا کہ کس چیز پر بیٹھنا ہے۔

باب ۶

مشترک لیپ ٹاپ



مریم نے لیپ ٹاپ بند نہیں کیا۔ حمزہ دروازے میں کھڑا تھا اور گھڑی ساڑھے آٹھ بجا رہی تھی۔ کاغذ پر آٹھ بجے سے اس کا وقت لکھا تھا۔

»پانچ منٹ،« مریم نے کہا۔ پھر دونوں کو ایک ساتھ ہنسی آگئی۔ یہی جملہ حمزہ کئی دن سے کہتا آیا تھا۔ ہنسی کے بعد بھی مسئلہ موجود تھا۔ مریم کی پیش کش اگلی صبح تھی۔ اس کی ساتھی نے آخری حصے میں تبدیلی بھیجی تھی۔ حمزہ نے اپنی کرسی پھینچی، پھر واپس رکھ دی۔ »کتنا کام باقی ہے؟«

»چالیس منٹ، اگر تم ہر پانچ منٹ بعد نہیں پوچھو گے۔«

اس نے زرد گڈی اٹھائی اور باورچی خانے کی میز پر بیٹھ گیا۔ کمپیوٹر کے بغیر بھی وہ مشق کی رسیدیں ملا سکتا تھا۔ پہلے اسے یہ چھوٹا کام اصل سیکھنے سے باہر لگ رہا تھا۔ اب دو اندراجوں میں مختلف تاریخیں دیکھ کر سمجھ آیا کہ ان کے درست ہونے بغیر اسکرین صرف غلطی کو صاف ستھرا دکھائے گی۔

اپنی باری سے پہلے

نوبے بجلی چلی گئی۔ لیپ ٹاپ کی بیٹری کم تھی۔ مریم نے فائل محفوظ کر کے اپنی پیش کش فون میں بھی رکھی۔ حمزہ نے کھڑکی کھولی۔ باہر کسی گھر کا جنریٹر چلنے لگا۔ اس کا دل ہوا کہ آج کا خانہ خالی چھوڑ دے اور لکھ دے کہ وقت نہیں ملا۔

امی نے میز پر موم بتی رکھی اور پوچھا، «دوالے آئے تھے؟»

وہ بھول گیا تھا۔ دکان سے آتے وقت لانی تھی۔ گھر سے نکلتے ہوئے اسے غصہ اپنی مشق پر بھی آیا، مریم پر بھی، اور اس بات پر بھی کہ ہر طرف کوئی نہ کوئی کام اس کا انتظار کر رہا ہے۔ دوالے کرواپس آیا تو والد برآمدے میں بیٹھے تھے۔

«تم تھکے ہوئے لگ رہے ہو،» انہوں نے کہا۔

حمزہ نے پہلی بار سیدھی بات کی۔ دکان، گھر کے کام اور مشق کے درمیان جو وقت اس نے لکھا تھا، وہ حقیقت میں دستیاب نہیں تھا۔ والد نے پوچھا کہ اسے ہر روز کتنی دیر چاہیے۔ حمزہ نے ایک گھنٹہ کہا، پھر خود ہی رکا۔ اسے مسلسل ایک گھنٹے سے زیادہ ہفتے میں تین مقرر شامیں چاہئیں تھیں۔ باقی دن کاغذی جانچ ہو سکتی تھی۔

اتوار کو تینوں نے میز پر اوقات بدلے۔ مریم نے اپنے دو لازمی دن رکھے۔ حمزہ نے تین شامیں چنیں۔ ایک شام مشترک تھی، جس میں پہلے سے بتا کر وقت بدلنا تھا۔ والد نے دکان کے آخری آدھے گھنٹے میں آنے والے معمولی کام خود دیکھنے کی حامی بھری، مگر ساتھ کہا کہ عید یا بہت زیادہ رش میں یہ ترتیب بدل سکتی ہے۔ امی کی دوا لینے کا دن حمزہ نے فون میں الگ لکھا۔

اپنی باری سے پہلے

اگلے ہفتے بھی ایک شام ضائع ہوئی۔ دکان میں مرمت لمبی ہو گئی۔ اس مرتبہ حمزہ نے رات دو بجے تک بیٹھ کر اس کی تلافی نہیں کی۔ اگلی نشست میں وہیں سے شروع کیا جہاں رکنے سے پہلے ایک سطر لکھی تھی: واپس آنے والے کام کی تاریخ دیکھنی ہے۔

مریم کی پیش کش ہو چکی تھی۔ وہ اس کی کرسی کے پاس آکر بولی، «تمہاری بیس چیزیں اب کتنی رہ گئی ہیں؟»

«بیس ہی ہیں۔ غلطیاں کم ہو رہی ہیں۔»

اس نے زرد ورق میز سے اٹھا کر نیچے رکھا، جہاں پنکھے کی ہوا کم تھی۔ حمزہ نے اپنا وقت پورا ہوتے ہی لیپ ٹاپ اس کی طرف کر دیا۔ اس رات اس نے مقرر وقت سے صرف ایک منٹ زیادہ لیا تھا، وہ بھی فائل بند کرنے میں۔

باب ۷

سبز خانے میں سات

چودھویں دن شام کو حمزہ نے شیٹ کا آخری خانہ سبز کیا۔ اس میں تیار کاموں کی تعداد آرہی تھی۔ اس نے کرسی سے پشت لگائی اور پہلی مرتبہ سوچا کہ اب کسی کو دکھا سکتا ہے۔ جواب سات تھا۔ کاغذ پر اس نے انگلی رکھ کر گنا۔ چھ۔

اس نے دوبارہ گنا۔ پھر کمپیوٹر کے خانے کو دیکھا، جیسے اس بار وہاں خود بخود چھ ہو جائے گا۔ سات اب بھی سبز رنگ میں لکھا تھا۔

فارمولا اس نے مصنوعی ذہانت کے ایک اوزار سے پوچھ کر بنایا تھا۔ اس نے صرف مشق کے کاموں کے نام اور اپنی ضرورت بتائی تھی۔ کوئی اصل رسید نہیں بھیجی تھی۔ جواب کے ساتھ ایک وضاحت بھی آئی تھی جسے وہ اس وقت سمجھ گیا تھا، یا اسے لگا تھا کہ سمجھ گیا ہے۔ اب اسے عبارت دوبارہ پڑھنے کی ضرورت پڑی۔

اس نے اسی اوزار سے پوچھا کہ غلطی کہاں ہو سکتی ہے۔ جواب میں کئی ممکنہ وجوہ آئیں۔ ان میں سے ایک اس کے کام سے متعلق تھی، مگر وہ ہر نیا فارمولا آزما کر بھی یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ جواب درست کیوں ہوگا۔ مریم نے اس کی اسکرین پر لمبی گفتگو دیکھ کر کہا، «تم اسے اپنا جواب بتا رہے ہو یا اپنا سوال؟»

«دونوں شاید۔»

وہ اپنی کتاب لے کر چلی گئی۔ حمزہ نے پہلی مرتبہ چیٹ کی کھڑکی بند کی۔ اسے عدد چھ چاہیے نہیں تھا؛ اسے معلوم کرنا تھا کہ سات آیا کیوں ہے۔ اگر وہ محض جواب چھ کر دیتا تو اگلا عدد پھر غلط ہو سکتا تھا۔

اپنی باری سے پہلے

اس نے بیس مثالوں کی الگ نقل بنائی اور جانچ کے لیے صرف تین کام رکھے۔ ایک زیر مرمت تھا۔ دو تیار تھے۔ جواب دو آیا۔ اس نے ان میں سے ایک کو واپس آیا ہوا دکھایا۔ جواب اب بھی دو تھا۔ پھر اس نے اسی کام کی پہلی، مکمل ہو چکی حالت دیکھی۔ فارمولا اس پرانی سطر کو بھی گن رہا تھا۔ عمران کو فون کیا تو اس نے فوراً نیا فارمولا نہیں بتایا۔ «تم ہر کام کی ایک موجودہ سطر رکھ رہے ہو یا ہر تبدیلی کی نئی سطر؟ پہلے یہ طے کرو۔»

یہ سوال حمزہ نے خود نہیں پوچھا تھا۔ اس نے کچھ جگہ نئی سطر بنائی تھی اور کچھ جگہ پرانی بدل دی تھی۔ دونوں طریقے ایک فہرست میں مل گئے تھے۔ تین کاموں والی مشق میں خرابی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

اگلی شام عمران نے اسے مختلف طریقوں کے فائدے اور مشکلیں سمجھائیں۔ اس چھوٹے کام کے لیے انہوں نے طے کیا کہ ہر کام کی موجودہ حالت ایک ہی سطر میں ہوگی۔ واپسی اور تبدیلی کا مختصر اندراج الگ نوٹ میں رہے گا۔ یہ مکمل حساب داری کا نظام نہیں تھا، اور نہ اس سے ادائیگیوں کا حساب نکالنا تھا۔ حمزہ نے یہ حد اپنی فائل میں بھی لکھ دی۔

اس نے درست کی ہوئی شیٹ پر پہلے خود بنائی ہوئی مثالیں چلائیں۔ کوئی کام نہ ہو تو صفر۔ ایک تیار ہو تو ایک۔ تیار چیز واپس آئے تو تعداد کم ہو۔ خالی خانہ ہو تو وہ غلطی نمایاں کرے، خاموشی سے اندازہ نہ لگائے۔ پھر اس نے دوبارہ اپنی مشق کے بیس کام درج کیے۔ اس مرتبہ کاغذ اور اسکرین پر چھ آئے۔ حمزہ نے عمران سے کہا، «اب ٹھیک ہے۔»

«جو تم نے جانچا ہے وہ بتاؤ،» عمران نے جواب دیا۔ «ہر چیز جانچ لینے کی بات مت کرنا۔» اس نے فائل کے آخر میں چار آزمائشیں لکھیں اور یہ بھی کہ پیچیدہ حساب یا ایک ساتھ کئی آدمیوں کے استعمال کی جانچ نہیں کی گئی۔ اس بات سے فائل پہلے سے کم شاندار لگی، مگر اسے دکھاتے ہوئے اب وہ جانتا تھا کہ کس سوال کا جواب دے سکے گا اور کس کا نہیں۔

رات کو والد نے پوچھا کہ کام ختم ہوا۔ حمزہ نے کہا، «ایک غلطی پکڑی گئی تھی، درست کی ہے۔ کل دکھاؤں گا۔»

والد نے اسے چائے کا کپ دیا۔ «اچھا۔ کل والی استری کی طرح پہلے چلا لینا۔»

باب ۸

کاؤنٹر کی دوسری طرف

فرح نے حمزہ کی بنائی ہوئی رسید کو ہاتھ میں لیا، پھر اسے کاؤنٹر کے اس طرف رکھ دیا جہاں گاہک کھڑے ہوتے تھے۔ «عدنان، ذرا اس پر ایک آرڈر لکھو۔»

حمزہ نے فوراً سمجھانا شروع کیا۔ «اوپر نمبر ہے، پھر یہاں۔»

فرح نے ہاتھ سے اسے رکنے کو کہا۔ عدنان نے قلم اٹھایا اور دو خانوں میں لکھنے کے بعد پوچھا، «دینے کی تاریخ کون سی ہے؟ یہ والی یا وہ والی؟»

حمزہ نے دیکھا کہ اس نے کام آنے کی تاریخ کو بڑا اور دینے کی تاریخ کو چھوٹا رکھا تھا۔ اس کی اپنی نظر روز وہی صفحہ دیکھ کر عادی ہو چکی تھی۔ عدنان نے تعداد کے خانے میں رقم لکھی اور پھر کاٹ دی۔ دو عنوان بہت قریب تھے۔

«میں نے اسے خوب صورت بنانے کے لیے۔» حمزہ نے کہا، پھر خاموش ہو گیا۔ فرح نے کاغذ واپس کرتے ہوئے بتایا کہ خوب صورتی میں خرابی نہیں، مگر کاؤنٹر پر آدمی جلدی میں لکھتا ہے۔ اسے پہلے ضروری جگہ ملنی چاہیے۔

حمزہ کو کچھ دیر کے لیے لگا کہ اس کے دو ہفتے ضائع گئے۔ اس نے شیٹ بھی نہ کھولنے کا سوچا۔ پھر فرح نے پوچھا، «وہ فہرست کہاں ہے جس میں باقی کام دکھتے ہیں؟»

اس نے لیپ ٹاپ کھولا۔ اس بار پہلے بتایا کہ یہ مرمت کے بیس اندراجات کی مشق ہے، کسی حقیقی کاروبار کا نتیجہ نہیں۔ فارمولا بنانے میں اسے آئی سے مدد ملی تھی، غلطی جانچنے میں عمران نے رہنمائی دی تھی، اور ترتیب و اصلاح اس نے خود کی تھی۔ فرح نے سر ہلا کر پوچھا کہ جس کی اجازت باقی ہو وہ کام کیسے نظر آنے لگا۔ حمزہ نے وہ منظر دکھایا۔

اپنی باری سے پہلے

»یہ میرے ہاں کام کی ہو سکتی ہے،« اس نے کہا۔ »لیکن چھپائی کی آخری منظوری بھی الگ چاہیے۔
مرمت اور چھپائی میں یہی فرق آجائے گا۔«

حمزہ نے کاپی کھولی۔ اس بار وہ تعریف لکھنے نہیں آیا تھا۔ اس نے عدنان کو رسید دوبارہ بھرنے دی اور جہاں وہ رکا، وہاں چھوٹا نشان لگا دیا۔ واپس آکر صرف ان جگہوں پر کام کیا۔ فونٹ چھوٹا کرنے کے بجائے ایک غیر ضروری خانہ نکالا۔ تاریخوں کے نام واضح کیے۔ مقدار اور رقم کو دور رکھا، پھر پیسوں والا خانہ اپنی مشق سے نکال دیا؛ ابھی اس کی ذمہ داری کام کی حالت تھی۔

نمونہ تیار ہوا تو اسے خیال آیا کہ دکان کی اصل رسید ساتھ لگا دے۔ اس پر والد کا کاروباری نام تھا، گاہک کے فون بھی تھے۔ وہ صفحہ اسکین کرنے لگا، پھر رک گیا۔ اسے اپنا کام دکھانے کے لیے کسی گاہک کی تفصیل کیوں چاہیے؟ اس نے اسی صورت کا نیا صفحہ بنایا اور گاہکوں کی تفصیل کی جگہ نمونے کے اندراجات رکھے۔ والد سے دکان کے تجربے کا عمومی ذکر کرنے کی اجازت لی، مگر اصل رسیدیں دکان میں ہی رہنے دیں۔

اپنے نمونے کے ساتھ اس نے مختصر تعارف لکھا۔ پہلے جملے میں خود کو کاروباری نظاموں کا ماہر کہا۔ دو منٹ بعد یہ الفاظ مٹا دیے۔ اس نے ایک رسید اور ایک چھوٹی فہرست بنائی تھی، ان پر چند آزمائشیں کی تھیں، اور استعمال کرنے والے دو لوگوں کی رائے سے تبدیلی کی تھی۔ یہی بات لکھنے میں جگہ بھی کم لگی۔

مریم نے آخری صفحہ پڑھا۔ »اس میں تم نے بتایا ہے کہ کیا بہتر کیا؟«

اس نے تاریخ اور مقدار والے دو مسئلے شامل کر دیے۔ پھر فائل ایسی کھولی جیسے پہلی بار دیکھ رہا ہو۔ نام واضح تھا۔ پہلا صفحہ کام سمجھاتا تھا۔ اگلے دو صفحے نمونہ تھے۔ آخر میں جانچ اور حدیں تھیں۔ وہ فرح کو بھیجنے سے پہلے دیر تک پیغام لکھتا رہا۔ آخر صرف اتنا لکھا کہ بتائی ہوئی جگہیں درست کر دی ہیں اور نئی فائل ساتھ ہے۔ اس نے ارسال دبایا، پھر فون میز پر رکھ دیا۔ ابھی کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ وہ دکان کے لیے نکل گیا۔

حصہ سوم لوگوں کے درمیان کام

باب ۹

تصویر کے باہر

پہلی درخواست کا جواب اگلی صبح آیا۔ ایک مختصر پیغام تھا: اس وقت منتخب نہیں کیا گیا۔ حمزہ نے اسے تین بار پڑھا۔ ہر بار اسے لگا کہ شاید کسی لفظ کے پیچھے وجہ چھپی ہو، مگر پیغام میں اتنے الفاظ تھے ہی نہیں۔

جس ملازمت کے لیے اس نے درخواست دی تھی اس میں سامان کی آمد و روانگی کا اندراج اور کچھ حساب داری بھی شامل تھی۔ اس نے درخواست دیتے وقت لکھ دیا تھا کہ اسے مکمل حساب داری کا تجربہ نہیں۔ اب اسے خیال آیا کہ شاید وہ بات لکھنی ہی نہیں چاہیے تھی۔ پھر اسے یاد آیا کہ ملازمت مل جاتی تو پہلے ہی ہفتے وہی کام سامنے آتا۔

دوسری درخواست بھیجنے سے پہلے اس نے عہدے کی تفصیل پھر پڑھی۔ اس بار صرف نام نہیں دیکھا۔ روزانہ کی ذمہ داریوں کے سامنے نشان لگایا کہ کون سا کام سمجھتا ہے، کون سا دکھا سکتا ہے اور کس کی تربیت درکار ہے۔ کچھ اشتہار اس نے خود ہی چھوڑ دیے۔ اس سے درخواستوں کی گنتی کم ہو گئی، مگر ہر درخواست میں بدلنے والی بات اسے معلوم تھی۔

ایک تیسرے پیغام میں فوری انتخاب اور تربیتی رجسٹریشن کے نام پر پہلے رقم بھیجنے کو کہا گیا۔ اس نے دیے ہوئے رابطے کو اصل ادارے کی ویب سائٹ سے ملانا چاہا تو متعلقہ ملازمت کی تصدیق نہ ہو سکی۔ اس نے رقم نہیں بھیجی، نہ شناختی دستاویز۔ اپنے پاس پیغام محفوظ رکھا اور تلاش جاری رکھی۔

جمعہ کو بلال چائے پینے آیا۔ اس نے میز پر فون رکھا تو پچھلا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔ حمزہ کو صبح اس کی ایک نئی دفتر والی تصویر نظر آئی تھی۔ وہ تصویر اور یہ فون ایک ساتھ دیکھ کر اسے شرمندگی ہوئی، جیسے اس نے کوئی ایسی چیز دیکھ لی ہو جو اسے نہیں دیکھنی چاہیے تھی۔

»تمہارے ہاں سب ٹھیک ہے؟« اس نے پوچھا۔

بلال نے کپ کی طشتری گھمائی۔ »ٹھیک ہے۔ معاہدہ اگلے مہینے ختم ہو رہا ہے۔ بڑھائیں گے یا نہیں، ابھی معلوم نہیں۔«

حمزہ نے فوراً کہا، »لیکن تمہاری تصویروں سے تو۔« پھر بات روک لی۔

بلال ہنس پڑا۔ »تصویر میں معاہدہ بھی دکھاؤں؟ اچھی جگہ بیٹھا تھا، تصویر لے لی۔«

وہ کچھ دیر خاموش رہے۔ بلال نے بتایا کہ دو ماہ پہلے وہ بھی دوسرے دوست کی تنخواہ سن کر اپنی ملازمت چھوڑنے کا سوچ رہا تھا۔ پھر اپنے گھر کے خرچ دیکھے اور نئی جگہ ملنے سے پہلے استعفا نہیں دیا۔ یہ کوئی بہادری کی تقریر نہیں تھی۔ وہ چائے کی باقی رقم گن رہا تھا اور پوچھ رہا تھا کہ یہاں اب سمو سے اتنے مہنگے کیوں ہو گئے ہیں۔

حمزہ نے اپنی مسترد شدہ درخواست دکھائی۔ بلال نے اس کی وجہ جاننے کا دعویٰ نہیں کیا۔ »میرے ہاں جس کو رکھا تھا، وہ پہلے اسی طرح کے گودام میں کام کرتا تھا۔ تم جہاں درخواست دو، ان کے اصل کام کا نمونہ سامنے رکھنا۔ باقی فیصلہ ان کا ہوگا۔«

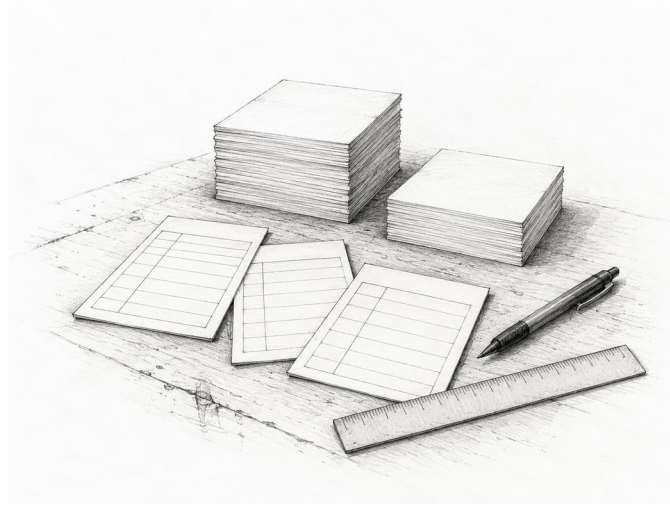
چائے کے بعد بلال نے اپنی ایک درخواست حمزہ سے پڑھوائی۔ ایک جملے میں ذمہ داری واضح نہیں تھی۔ دونوں نے اسے سیدھا کیا۔ حمزہ نے محسوس کیا کہ پوری دوستی میں پہلی بار وہ بلال سے مدد لینے کے ساتھ اسے مدد بھی دے رہا ہے۔

رات کو اس نے بلال کی تصویریں بند نہیں کیں۔ وہ اس کی دوستی بند نہیں کرنا چاہتا تھا۔ البتہ سونے سے پہلے مسلسل تصویریں دیکھنے کا وقت کم کیا اور اگلی درخواست صبح کے لیے رکھی۔ اسے موازنہ کرنے کی عادت ایک دن میں نہیں چھوٹی تھی۔ اس رات بھی کزن کی نئی گاڑی دیکھ کر دل بیٹھا۔ پھر اس نے فون رکھا اور اپنی فائل کے نام میں غلط سچے درست کیے۔

فرح کا جواب اگلی دوپہر آیا: کیا وہ پیر کو دکان پر آکر ایک چھوٹے کام کی تفصیل سن سکتا ہے؟ حمزہ نے وقت پوچھا۔ اس بار اس نے ملاقات کو ملازمت مل جانے کا نام نہیں دیا۔

باب ۱۰

پانچ دن کا کام



فرح نے پیر کی صبح پرانی رسیدوں کا ڈھیر اس کے سامنے نہیں رکھا۔ پہلے ایک خالی صفحہ رکھا۔ »مجھے اس ہفتے آنے والے تیس تک کاموں کی حالت دیکھنی ہے۔ ایک نئی رسید اور ایک فہرست۔ پانچ دن میں آزما لیتے ہیں۔«

حمزہ نے پوچھا کہ پرانے حساب بھی شامل ہوں گے؟
»نہیں۔ پیسوں کا حساب اپنی جگہ رہے گا۔ تم آرڈر کے نمبر اور حالت دیکھو۔ کسی گاہک کا نام یا فون اپنے گھر نہ لے جانا۔«

انہوں نے کام لکھ لیا۔ حمزہ ایک رسید کی ترتیب اور ایک سادہ فہرست بنائے گا۔ عدنان اسے استعمال کرے گا۔ جمعہ کی شام دونوں مل کر دیکھیں گے کہ مقرر کام ہوا یا نہیں۔ معاوضہ دو ہزار پانچ سو روپے تھا، کام مکمل ہونے پر۔ ایک مرتبہ استعمال کی رائے کے مطابق تبدیلی بھی اسی میں شامل تھی۔ نیا کام یا بڑی اضافی تبدیلی پہلے الگ طے ہوگی۔ حمزہ نے کاغذ پڑھ کر اپنی نقل رکھی۔
فرح نے کہا، »میں ہر گھنٹے تمہارے سوال کا جواب نہیں دے سکوں گی۔ دوپہر کو ایک وقت رکھ لو۔«

اپنی باری سے پہلے

پہلے دو دن ٹھیک گزرے۔ حمزہ دکان کے اندر اصل اندراج دیکھتا اور اپنی مشق کے لیے الگ نمبر رکھتا۔ وہ اپنی فائل میں آتے ہوئے ہر نئے خیال کے لیے جگہ بنانے لگا۔ تیسری شام ایک اور دکاندار نے سنا تو کہا کہ اس کے لیے بھی ویسی فہرست بنا دے۔ حمزہ نے سوچے بغیر اتوار کا وقت دے دیا۔ اسی رات اس نے پہلی فہرست میں رنگ، ایک اضافی صفحہ اور خود کار خلاصہ شامل کرنا شروع کیا۔ اسے لگا کہ فرح کو توقع سے زیادہ دے گا تو اگلا کام پکا ہو جائے گا۔ آدھی رات کے بعد واپسی اور منسوخی کے دو خانے الجھ گئے۔ محفوظ کی ہوئی پرانی نقل موجود تھی، مگر وہ اسے کھولنے کے بجائے نئی چیز درست کرتا رہا۔

جمعرات کو عدنان نے فون کیا۔ »یہ فہرست تو تمہاری بتائی ہوئی شکل سے بدل گئی ہے۔ میں کس میں لکھوں؟«

حمزہ نے کہا کہ دس منٹ میں بتاتا ہے۔ سینتالیس منٹ گزر گئے۔ پھر فرح کا پیغام آیا: آج کی چھپائی روک کر انتظار نہیں کر سکتے۔ پرانی رسید پر کام چل رہا ہے۔

اس کا دل چاہا کہ انٹرنیٹ کا بہانہ بنا دے۔ اس نے فون اٹھایا اور بتایا کہ اس نے غیر ضروری تبدیلیاں کی ہیں۔ پہلے منظور شدہ صورت واپس لا رہا ہے۔ ایک حصہ آج درست ہوگا، باقی جانچ کے لیے جمعہ کو اضافی وقت چاہیے۔

فرح کی آواز میں نرمی نہیں تھی۔ »کل مجھے آرڈر دینے ہیں۔ تم یہاں آکر عدنان کے ساتھ دیکھو۔ نئے رنگ بعد میں۔«

وہ اسی شام پہنچ گیا۔ انہوں نے محفوظ پرانی نقل کھولی۔ اضافی خلاصہ الگ رکھ دیا۔ عدنان نے پانچ موجودہ کاموں پر نئی رسید آزمائی۔ دو جگہ اصلاح ہوئی۔ جمعہ کی مقرر شام تک کام مکمل جانچا نہیں جاسکا۔ فرح نے ہفتے کی صبح مختصر اضافی نشست پر اتفاق کیا اور ادائیگی اسی جانچ کے بعد ہونا طے ہوئی۔ رقم میں خود سے اضافہ نہیں کیا گیا۔

اپنی باری سے پہلے

گھر آکر حمزہ نے دوسرے دکاندار کو فون کیا۔ اس نے واضح کہا کہ اتوار تک نیا کام لینے کی تیاری نہیں، نئی تاریخ ابھی نہیں دے سکتا۔ دکاندار نے مختصر سا »اچھا« کہا۔ کوئی ڈانٹ نہیں پڑی، مگر حمزہ کو اپنی پہلے کی ہاں یاد رہی۔

اس نے اس رات فائل بند کرنے سے پہلے کام کی طے شدہ حد دوبارہ پڑھی۔ ایک رسید۔ ایک فہرست۔ وہ انہی دو چیزوں کی ذمہ داری لے کر آیا تھا۔

باب ۱۱

کاغذ کی واپسی

ہفتے کی صبح عدنان نے پہلے آرڈر کا نمبر درج کیا، پھر فون اٹھا کر گاہک سے بات کرنے لگا۔ بات ختم ہوئی تو اگلا گاہک سامنے تھا۔ تیسرے آرڈر تک کمپیوٹر پر صرف ایک اندراج تھا۔ حمزہ کے اندر فوراً جواب آیا: لوگ صحیح استعمال نہیں کریں گے تو چیز کیسے چلے گی؟ اس نے منہ نہیں کھولا۔ عدنان کی کرسی کے پاس کھڑے ہو کر دس منٹ دیکھا۔ رسید لکھتے ہوئے اسے کمپیوٹر کی طرف مڑنا پڑتا تھا۔ مشین کی آواز میں فون سننے کے لیے دوسری طرف جانا پڑتا تھا۔ فہرست کا مسئلہ صرف فہرست کے اندر نہیں تھا۔

«اگر رسید ابھی لکھو اور یہاں اندراج ذرا بعد میں کرو؟» حمزہ نے پوچھا۔

عدنان نے کہا، «کر سکتا ہوں۔ مگر پھر جو پیسے پوچھنے والا کھڑا ہوگا، وہ جانے نہیں دے گا۔»

فرح نے بات سنی اور دو وقت مقرر کیے جب مختصر اندراج مکمل کیا جاسکتا تھا۔ فوری تبدیلی، جیسے منظوری رک جانا یا تاریخ بدلنا، رسید پر نمایاں لکھی جائے گی۔ فہرست میں وہی تبدیلی اگلی نشست میں پہنچے گی۔ گاہک کو جواب دینے سے پہلے متعلقہ رسید دیکھنی ہوگی، کیونکہ فہرست ہر لمحے نئی نہیں ہوگی۔ حمزہ نے یہ حد اوپر صاف لکھی۔

یہ طریقہ اس کے ذہن کے مکمل خودکار نظام سے خاصا مختلف تھا۔ اسے شروع میں شرمندگی ہوئی کہ کاغذ پھر واپس آگیا ہے۔ پھر اس نے دیکھا کہ عدنان نے بغیر پوچھے اگلا کام درست جگہ رکھا ہے۔ فرح نے دوپہر کی فہرست دیکھی اور ایک رکی ہوئی منظوری کے لیے فون کیا۔ ان کے کام میں یہی سوال روز آتا تھا۔

انہوں نے مقرر نمونے دیکھے۔ حمزہ نے رسید اور فہرست کی آخری نقل فرح کے اپنے کمپیوٹر میں مناسب نام سے رکھی۔ اسے بتایا کہ پرانی نقل کہاں ہے اور صرف متعلقہ کام کرنے والوں کو فائل

اپنی باری سے پہلے

استعمال کرنی چاہیے۔ اپنے پاس کسی حقیقی گاہک کی تفصیل رکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ آئندہ نمونہ دکھانا ہو تو مشق کے لیے بنائے گئے مواد سے دکھائے گا۔

فرح نے طے شدہ رقم ادا کی۔ حمزہ نے اسے جیب میں رکھنے سے پہلے رسید بنائی۔ یہ اس کام کی پہلی ادائیگی تھی۔ گھر آتے ہوئے وہ کئی مرتبہ جیب چھونا چاہتا تھا۔ اسے خیال آیا کہ مریم کے لیے کچھ لے جائے، پھر ہفتے کا سفر اور اپنے وقت کی کاپی کھولی۔

اس نے اندازے سے زیادہ گھنٹے لگائے تھے۔ آدن میں سے سفر اور پرنٹ کا خرچ نکالتا تو رقم کم رہ گئی۔ اسے کام ملنے کی خوشی تھی، مگر اسی قیمت اور اسی وقت کے ساتھ بہت سے کام لینا ممکن نہیں تھا۔ اس نے یہ بات چھپانے کے لیے کاپی بند نہیں کی۔ اگلی پیشکش سے پہلے کام، وقت، خرچ اور مدد کی ضرورت بہتر سمجھنی تھی۔

والد نے رات کو پوچھا کہ اب دکان چھوڑ دے گا؟ سوال میں مذاق کم اور فکر زیادہ تھی۔

»ابھی نہیں۔ ایک چھوٹا کام ہوا ہے۔ میں مناسب ملازمتیں بھی دیکھ رہا ہوں۔ ہفتے میں ایک سے زیادہ باہر کا کام نہیں لوں گا، جب تک وقت سمجھ نہ آجائے۔«

راشد صاحب نے کرائے کی رسید فولڈر میں رکھی۔ »بس جو وقت کہو، اس وقت آجانا۔ مجھے اسی سے انتظام کرنا ہے۔«

اگلے دن حمزہ نے دوسرے دکاندار سے مل کر اس کی ضرورت سنی۔ اسے تیار فائل بچنے کی جلدی نہیں تھی۔ معلوم ہوا کہ اسے آرڈر کی فہرست کے بجائے پرانے حساب درست کرانے ہیں۔ حمزہ نے وہ کام نہیں لیا۔ اس نے کہا کہ اس کے لیے حساب جاننے والا آدمی چاہیے۔

واپس آتے ہوئے اسے موقع ضائع ہونے کا دکھ ہوا۔ یہ احساس اس کے ساتھ دکان تک آیا۔ پھر ایک گاہک نے رسید آگے کی، اور حمزہ نے متعلقہ نمبر دیکھ کر والد کو آواز دی۔

باب ۱۲

بس کے اڈے تک

سلمان کا فون اس وقت آیا جب حمزہ دکان کے باہر پانی چھڑک رہا تھا۔ اس نے بالٹی نیچے رکھی اور فون کان سے لگایا۔

»وہ بات ہوئی ہے،« سلمان نے کہا۔ »تم اپنا کاغذ دوبارہ بھیج دو۔ دفتر میں آدمی چاہیے۔«
پہلے حمزہ یہی سن کر گھر بھر کو بتا دیتا۔ اس بار اس نے پوچھا کہ کام کی ذمہ داریاں کیا ہیں، جگہ کہاں ہے اور اوقات کیا ہوں گے۔ سلمان کو سب باتیں معلوم نہیں تھیں۔ »تم بس مل لو۔ وہاں پوچھ لینا۔«
»مل لیتا ہوں۔ نام اور دفتر کا درست پتہ بھیج دیں، پہلے وقت لے لوں گا۔«

اس نے فون بند کر کے پانی کی بالٹی اٹھالی۔ وہ سلمان سے ناراض رہنے کا فیصلہ نہیں کر چکا تھا، نہ اسے ثابت کرنا تھا کہ اب کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ تعارف ملنا مفید ہو سکتا تھا۔ صرف اتنا بدلا تھا کہ اس تعارف کے آنے تک اس کے دن خالی نہیں رہے تھے، اور اب ملاقات میں پوچھنے کے لیے اس کے پاس سوال تھے۔

دوپہر کو اس نے اپنی فائل تازہ کی۔ ابتدائی مشق کا نمونہ الگ رکھا۔ فرح کے کام کا ذکر اس کی اجازت سے مختصر انداز میں کیا: ایک محدود آزمائشی کام میں رسید اور آرڈر کی حالت کی فہرست بنائی اور استعمال کی رائے سے بہتر کی۔ کوئی گاہک کا نام، اندرونی رقم یا کاروباری نتیجے کا دعویٰ شامل نہیں کیا۔ وہ یہ ثابت نہیں کر سکتا تھا کہ اس سے فروخت کتنی بڑھی۔ فرح نے بھی ایسا نہیں کہا تھا۔

بلال کا معاہدہ مختصر مدت کے لیے بڑھ گیا تھا۔ اس نے پیغام بھیجا کہ ابھی جشن والا معاملہ نہیں، مگر کچھ مہلت مل گئی ہے۔ حمزہ نے مبارک باد دی اور پوچھا کہ اس کی دوسری درخواست کا کیا بنا۔ جواب ابھی نہیں آیا تھا۔ دونوں کے کام میں انتظار باقی تھا۔ اب ان کی گفتگو صرف تصویروں کے بارے میں نہیں ہوتی تھی۔

اپنی باری سے پہلے

مریم نے کمرے میں آکر پوچھا، «جمعرات کا وقت بدل سکتے ہو؟»

حمزہ نے فوراً ہاں نہیں کہی۔ اپنی ملاقات کا وقت دیکھا، پھر کہا کہ بدھ اس کے لیے بہتر ہے۔ دونوں نے کاغذ پر اوقات بدل دیے۔ مریم نے اسے بتایا کہ اگلی پیش کش میں اسے اپنی ٹیم کی قیادت کرنی ہے۔ حمزہ نے پہلی مرتبہ پوری تفصیل پوچھی۔ گھر میں صرف اسی کا مستقبل نہیں بن رہا تھا۔

ملاقات سے ایک رات پہلے پھر گھر اہٹ ہوئی۔ اسے لگا کہ دفتر میں کوئی ایسا سوال پوچھ لے گا جس کا جواب نہیں آئے گا۔ اس نے اپنے نمونے کھول کر دو چیزیں خود سمجھائیں۔ ایک جگہ رک گیا۔ اس نے وہاں یاد کرنے کے بجائے لکھا کہ اس حصے کی مزید مشق چاہیے۔ پھر وہ سوالات الگ رکھے جو اسے ادارے سے پوچھنے تھے۔ کام سیکھنے میں مدد کون دے گا؟ حساب داری کا کتنا حصہ ہوگا؟ آمد و رفت کا خرچ اور وقت اس کے گھر کے انتظام میں کیسے بیٹھیں گے؟

صبح اسے تیار دیکھ کر امی نے کہا، «اللہ آسانی کرے۔» والد نے دکان کی چابی میز پر رکھی۔ «واپسی پر دیر ہو تو بتا دینا۔» کسی نے اسے کامیابی کا لمبا خطاب نہیں دیا۔ مریم دروازے کے پاس اپنے جوتے ڈھونڈ رہی تھی۔ اسے بھی جلدی تھی۔

حمزہ نے نیلی فائل اٹھائی۔ اس میں اب صرف اسناد کی نقول نہیں تھیں۔ دو مختصر نمونے، ان کی وضاحت، اور اپنے ہاتھ سے لکھے سوال تھے۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ ملازمت ملے گی یا وہ اسے قبول بھی کرنا چاہے گا۔ اس کے گھر کے خرچ ابھی وہی تھے۔ دکان کا کرایہ پھر دینا تھا۔ اگلے مہینے کے کام کی ضمانت کسی نے نہیں دی تھی۔

گلی کے موڑ پر اسے رضیہ آپا ملیں۔ ان کے ہاتھ میں کپڑوں کا تھیلا تھا۔ «آج دکان دیر سے کھلے گی؟» انہوں نے پوچھا۔

«ابو آرہے ہیں۔ میں ایک جگہ ملنے جا رہا ہوں۔»

«اچھا، جو استری کل دی تھی، اس کی رسید تمہارے ابو کے پاس ہے۔ کہنا کل تک پوچھ لیں، میں خود فون کر لوں گی۔»

حمزہ نے کاپی نکالی اور مختصر بات لکھ لی۔ پھر فون جیب میں رکھا اور بس کے اڈے کی طرف چل دیا۔ اس بار وہ صرف کسی کے جواب کا انتظار کرنے گھر سے نہیں نکلا تھا۔

ذرا اپنے بارے میں سوچیے

حمزہ کو ملاقات کے بعد کیا جواب ملا، یہ کہانی میں نہیں بتایا گیا۔ مگر اس کے کام کرنے کا انداز بدل گیا ہے۔ اب وہ پہلے پوری بات سنتا ہے، پوچھتا ہے کہ اس سے کیا کام چاہیے، اور جو نہیں آتا، اسے چھپانے کے بجائے سیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی مشکلیں ختم نہیں ہوتیں۔ گھر کی ذمہ داریاں اب بھی ہیں اور روزگار کے بارے میں ابھی کچھ پکا نہیں۔

ہو سکتا ہے آپ کے سامنے کوئی ادھوری درخواست ہو، کسی نئے ہنر کا پہلا سبق ہو یا کوئی ایسا کام جس کے لیے گھر کی مصروفیات میں وقت نکالنا ہو۔ ذرا اسی کے بارے میں سوچیے۔ آپ کس جواب کا انتظار کر رہے ہیں؟ جواب آنے تک کون سا چھوٹا کام شروع کر سکتے ہیں؟ کس سے بات کرنے پر آپ کو کام سمجھنے میں مدد ملے گی؟ اور اس کے لیے گھر یا کام کی کون سی ذمہ داری کا وقت بدلنا پڑے گا؟ ابھی جواب نہ ملے تو اپنا سوال لکھ لیں۔ ضروری نہیں کہ کل سب کچھ بدل جائے۔ اگلی بار کام کرنے بیٹھیں تو بس اتنا معلوم ہو کہ کیا کرنا ہے، کوئی بات سمجھ نہ آئے تو کس سے پوچھنا ہے، اور کیسے پتا چلے گا کہ کام پورا ہو گیا ہے۔

کورس یا ملازمت کا فیصلہ کرنے سے پہلے

کسی کورس میں داخلہ لینے یا ملازمت قبول کرنے سے پہلے یہ معلوم کر لیں کہ آپ کو کیا ملے گا، آپ سے کیا کام لیا جائے گا اور کتنا وقت اور پیسہ لگے گا۔ اچھے اشتہار کے ساتھ واضح معلومات بھی ضروری ہیں۔

۱۔ کورس میں کیا سیکھیں گے؟

فیس دینے سے پہلے نصاب دیکھیں۔ کیا سکھایا جائے گا؟ کتنی مشق ہوگی؟ آپ کا کام کون دیکھے گا اور غلطیاں کون بتائے گا؟ پوری فیس پوچھیں، جس میں امتحان، سرٹیفکیٹ، سامان یا ضروری سافٹ ویئر کا خرچ بھی شامل ہو۔ داخلہ چھوڑنے پر رقم کی واپسی کی شرطیں بھی لکھوا لیں۔ مثلاً، آپ ایکسل کا کورس کرنا چاہتے ہیں۔ اشتہار میں دس ہزار روپے فیس لکھی ہے۔ پوچھیں کہ اس میں صرف ویڈیوز ملیں گی یا آپ خود حساب کی شیٹ بنا کر استاد کو بھی دکھا سکیں گے۔ سرٹیفکیٹ کی الگ فیس تو نہیں؟ ایک سبق یا مشق کا نمونہ دیکھنے سے سمجھ آ سکتی ہے کہ کورس آپ کے کام کا ہے یا نہیں۔

۲۔ ملازمت میں اصل کام کیا ہوگا؟

صرف عہدے کا نام دیکھ کر ہاں نہ کریں۔ روزانہ کے کام، اوقات، تنخواہ اور ادائیگی کی تاریخ پوچھیں۔ ادارے کی اپنی ویب سائٹ یا خود تلاش کیے ہوئے قابل بھروسہ رابطے سے پیشکش کی تصدیق کریں۔ صرف رابطہ کرنے والے شخص کے بھیجے ہوئے نمبر پر انحصار نہ کریں۔ مثلاً، اشتہار میں دفتری معاون لکھا ہے، مگر گفتگو میں معلوم ہوتا ہے کہ کام فون پر چیزیں بیچنا ہے اور آمدنی ہر فروخت کے حساب سے ملے گی۔ یہ بات پہلے معلوم ہو تو آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ کام آپ کی ضرورت اور مہارت کے مطابق ہے یا نہیں۔ ذمہ داریاں اور ادائیگی کی شرطیں تحریری صورت میں مانگیں۔

۳۔ نوکری پکی کرنے کے لیے رقم مانگی جائے تو؟

نوکری دلانے کی ضمانت کے بدلے رقم مانگنا دھوکے کی اہم علامت ہے۔ اگر فوراً رقم بھیجنے کا دباؤ ہو تو رک کر پیشکش کی تصدیق کریں۔

مثلاً، واٹس ایپ پر کوئی کہے کہ آپ کو گھر بیٹھے ڈیٹا انٹری کی نوکری مل گئی ہے، بس پہلے دو ہزار روپے بھیج دیں۔ رقم نہ بھیجیں۔ کمپنی کا اصل رابطہ خود تلاش کریں اور پوچھیں کہ یہ ملازمت اور رابطہ کرنے والا شخص واقعی ان کے ہیں یا نہیں۔ تصدیق سے پہلے شناختی دستاویزات یا بینک کی تفصیلات بھی نہ دیں۔

۴۔ لوگوں کی تعریف اور آن لائن ریویوز کیسے دیکھیں؟

ریویوز وہ تبصرے ہیں جن میں لوگ کسی کورس، ادارے یا خدمت کے بارے میں اپنا تجربہ بتاتے ہیں۔ صرف تعریف، پانچ ستارے یا ادارے کے اپنے صفحے پر لگائے گئے اچھے تبصرے دیکھ کر فیصلہ نہ کریں۔ مختلف جگہوں پر تازہ ریویوز پڑھیں۔ دیکھیں کہ لکھنے والے نے واقعی کورس کیا ہے، کیا سیکھا، اور اسے کس بات سے فائدہ یا مشکل ہوئی۔

مثلاً، »بہت اچھا کورس ہے« سے زیادہ بات معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن »میں نے حساب کی شیٹ بنانا سیکھا اور استاد نے میری غلطیاں درست کروائیں« سے کورس کے بارے میں کچھ واضح ہوتا ہے۔ پھر بھی ایک تبصرہ کافی نہیں۔ اگر کئی لوگ فیس کی واپسی، استاد کی غیر حاضری یا مشق نہ ہونے کی ایک جیسی شکایت کریں تو داخلہ لینے سے پہلے ادارے سے اس کی وضاحت مانگیں۔

کچھ ریویوز پیسے یا تحفے کے بدلے بھی لکھے جاسکتے ہیں۔ اس لیے صرف ریویوز پر بھروسہ کرنے کے بجائے نصاب، فیس، مشق اور رقم کی واپسی کی شرطیں خود بھی دیکھیں۔ کوئی شکایت نہ ملنا بھی اس بات کی ضمانت نہیں کہ پیشکش قابل بھروسہ ہے۔

جو بات سمجھ میں نہ آئے، اس پر سوال کریں۔ فیس، کام یا ادائیگی کی اہم شرط واضح نہ ہو تو فیصلہ کرنے سے پہلے اسے سمجھ لیں۔ اشتہار، متعلقہ پیغامات، لکھی ہوئی شرطیں اور رسید سنبھال کر رکھیں۔

اپنی باری سے پہلے

یہ احتیاطیں امریکی فیڈرل ٹریڈ کمیشن، یعنی FTC، کی صارفین کے لیے رہنمائی سے بھی مطابقت رکھتی ہیں۔ اس حوالے کا مطلب کتاب یا کسی پیشکش کی سرکاری منظوری نہیں۔ پاکستان میں اپنے معاملے سے متعلق مقامی قواعد اور موجودہ شرائط دیکھیں۔

پاکستان میں تصدیق کہاں سے کریں؟

ڈگری کے لیے داخلہ لے رہے ہوں تو ایچ ای سی کی فہرست میں یونیورسٹی کے ساتھ اسی کیپس کا نام بھی دیکھیں جہاں آپ پڑھیں گے۔ اپنے پروگرام کی معلومات بھی جانیں۔ ہر مختصر ہنر سکھانے والا کورس ایچ ای سی کے تحت نہیں آتا۔ ایسے کورس میں پوچھیں کہ سرٹیفکیٹ کون دے گا۔ اگر اشتہار میں NAVTTC یا TEVTA کی منظوری لکھی ہو تو متعلقہ ادارے سے اسی کورس کی تصدیق کریں۔ صرف سرکاری لوگو یا کسی پرانے پروگرام میں شراکت کافی نہیں۔

بیرون ملک ملازمت کے لیے ایجنٹ سے رابطہ ہو تو بیورو آف امیگریشن کی فہرست میں اس کا لائسنس اور موجودہ حیثیت دیکھیں۔ ملازمت، تنخواہ اور شرطیں بھی جانیں۔ باقاعدہ بیرون ملک روزگار کے عمل میں مقررہ فیس ہو سکتی ہے؛ اس لیے ہر فیس کو دھوکا کہنا درست نہیں۔ پہلے معلوم کریں کہ رقم کس کام کی ہے، سرکاری طور پر کتنی مقرر ہے اور کس کو ادا کرنی ہے۔ رسید ضرور لیں۔ پاکستان کے اندر ملازمت ہو تو اصل کمپنی سے براہ راست تصدیق کریں۔

پاکستان کا مسابقتی کمیشن بھی گمراہ کن تعریف اور ایسے ریویوز سے خبردار کرتا ہے جن میں پیسے، تحفے یا مفت سہولت ملنے کی بات چھپائی جائے۔ اس لیے ریویو پڑھتے وقت دیکھیں کہ لکھنے والا واقعی اپنا تجربہ بتا رہا ہے یا تشہیر کر رہا ہے۔ مختلف لوگوں کی رائے اور اصل شرطیں دونوں دیکھیں۔

آن لائن دھوکا ہو تو اشتہار پیغامات اور رسیدیں محفوظ رکھیں۔ سائبر جرائم کی شکایت کے لیے NCCIA کا سرکاری راستہ موجود ہے۔ فیس یا خدمت کے عام تنازع کے لیے اپنے صوبے کے صارف تحفظ کے ادارے سے طریقہ معلوم کریں۔

حوالے اور مزید مطالعہ

- 1 Federal Trade Commission Choosing a Vocational School or Certificate Program
<https://consumer.ftc.gov/articles/choosing-vocational-school-or-certificate-program>
- 2 Federal Trade Commission Job Scams
<https://consumer.ftc.gov/articles/job-scams>
- 3 Federal Trade Commission How To Evaluate Online Reviews
<https://consumer.ftc.gov/articles/how-evaluate-online-reviews>
- 4 Higher Education Commission Recognised Universities and Campuses
<https://www.hec.gov.pk/english/universities/Pages/Accreditation.aspx>
- 5 NAVTTC Partner Institutes
<https://navttc.gov.pk/partner-institutes/>
- 6 Bureau of Emigration and Overseas Employment Overseas Employment Promoters
<https://beoe.gov.pk/list-of-oeps>
- 7 Bureau of Emigration and Overseas Employment Registration through an OEP
<https://beoe.gov.pk/files/forms/registration-through-oep-form.pdf>
- 8 Competition Commission of Pakistan Guidance on Misleading Endorsements
<https://cc.gov.pk/home/viewpressreleases/447>
- 9 National Cyber Crime Investigation Agency Complaint Portal
<https://complaint.nccia.gov.pk/>
- 10 Further reading FTC When a Business Offer or Coaching Program Is a Scam
<https://consumer.ftc.gov/articles/when-business-offer-or-coaching-program-scam>